روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

منگل 25/اگست 2009ء 3 رمضان المبارک 1430 ہجری 25 ظہور 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 192

تجھے ہدایت دی گئی

حضرت انسؓ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ کہ جو شخص گھر سے نکلتے ہوئے یہ دعا پڑھے۔

بسم اللّٰہ توکلت علی اللّٰہ لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ

تو شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے تیرے لئے یہ (دعا) کافی ہے۔ تجھے ہدایت دی گئی اور تو بچایا گیا۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول اذاخرج من بیتہ حدیث نمبر :3348)

34 ویں جلسہ سالانہ جرمنی کے کامیاب انعقاد، سفر کے حالات اور جلسہ کی روداد پر مشتمل ایمان افروز خطبہ جمعہ

روحانیت سے پُر جلسہ کے بعد اب رمضان میں روحانی ترقیات کے حصول کیلئے کوشش کریں

مومن کا فرض ہے کہ اگر کہیں اچھائی دیکھے تو اسے اختیار کر لے، مومن ہمیشہ ایک دوسرے کا مددگار رہوتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 21/اگست 2009ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 21/اگست 2009ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو دن قبل ہی میں جرمنی کے سفر سے واپس پہنچا ہوں۔ اس سال رمضان کی جلد آمد کی وجہ سے جرمنی کا جلسہ پہلے منعقد کرنا پڑا۔ اس دفعہ یوکے جلسہ کی مصروفیات کے ساتھ ہی جلسہ جرمنی کی مصروفیات بھی شروع ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل و احسان ہے کہ ان دونوں جلسوں کی مصروفیات کے دوران خیریت سے اللہ تعالیٰ نے سارا وقت گزارا، اس پر میں جتنا بھی خدا تعالیٰ کا شکر ادا کروں کم ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ گناہوں سے بچنے کیلئے پانچ نمازیں ہیں، ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک کفارہ ہوتا ہے۔ پس نیکیوں کی طرف توجہ، تسلسل اور ان کی آمد کا انتظار ایک مومن کو غیر مومن سے ممتاز کرتا ہے۔ اس تسلسل کو قائم رکھنے کیلئے بفضل خدا اب رمضان بھی شروع ہونے والا ہے، جلسے کے روحانی ماحول کو تو ہم نے روحانی مائدے کے ساتھ ساتھ مادی غذا سے بھی لطف اندوز ہوتے ہوئے گزارا' رمضان کے ان بابرکت ایام کو ہم نے جسمانی و مادی غذا میں کمی کرتے ہوئے صرف روحانی ترقیات کے حصول کی کوشش کرتے ہوئے گزارنا ہے اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کرنی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم خوش قسمت ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے جلسوں کا اجراء فرما کر ہمارے لئے ایک زائد ٹریننگ کیمپ بھی مہیا فرما دیا، ایک ایسا روحانی ماحول مہیا فرما دیا جس میں ہر قسم کی نیکیوں میں آگے بڑھنے کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے، ہم اپنا جائزہ لیتے اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ دوسرا فائدہ ان جلسوں سے یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بیشمار فضل جو جماعت پر ہو رہے ہیں انہیں دیکھا اور سن کر خدا تعالیٰ کے شکر کی طرف توجہ پھرتی ہے۔

حضور انور نے جلسہ سالانہ جرمنی کے کارکنان و کارکنات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت کا حق ادا کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ پس اس جذبے کو قائم رکھنا ہر احمدی کا فرض ہے فرمایا کہ ایک مومن کا فرض ہے کہ اگر کہیں اچھائی دیکھے تو اسے اختیار کرنے کی کوشش کرے نہ کہ حسد کے جذبے سے اس میں نکتہ چینی کرے، مومن ہمیشہ ایک دوسرے کا مددگار رہوتا ہے۔ بہرحال ہر شعبے میں تمام کارکنان نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ہمارے اوپر جو بھی افسر خلیفہ وقت کی طرف سے مقرر ہوگا ہم نے اس کی ہر طرح اطاعت کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کارکنان اور کارکنات کو اس کی بہترین جزا دے۔

حضور انور نے جلسہ سالانہ جرمنی کے لئے کئے گئے سفر کے حالات اور جلسہ کی روداد بیان فرمائی۔ دوران سفر بیلجیئم مشن ہاؤس میں قیام اور وہاں بیت الذکر کی تعمیر سے متعلق بعض اہم امور کا ذکر فرمایا۔ اس کے علاوہ بعض اعلیٰ حکومتی شخصیات اور اسی طرح بعض نومبائعین کے وفود سے ملاقاتوں کا بھی کسی قدر حال بیان کیا۔ فرمایا جلسہ سالانہ جرمنی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب جلسہ تھا، حاضری بھی 32 ہزار سے زائد تھی، جلسہ کے پروگرام خدا تعالیٰ کے فضل سے بھرپور تھے، سب نے مقررین کے خطابات سے علمی و روحانی فائدہ اٹھایا۔ اس سال مشرقی یورپ کے دس ممالک سے جلسہ جرمنی پر نمائندگی ہوئی، ان ممالک سے بڑی تعداد میں غیر از جماعت احباب بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ ان ممالک کے وفود سے الگ الگ ملاقاتیں ہوئیں' ہر وفد نے جلسہ سے متعلق اپنے نیک جذبات اور تاثرات کا اظہار کیا۔ ان وفود میں بعض اخباری نمائندے بھی تھے جنہوں نے جلسے کی خبریں مع تصاویر اپنے ملکی اخباروں میں شائع کروائیں۔ حضور انور نے اخباری نمائندوں سے ہونے والی گفتگو کی تفصیلات سے بھی آگاہ فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے جلسوں کے انعقاد کا ایک مقصد یہ بھی بتایا ہے کہ غیر قوموں میں دعوت الی اللہ کے راستے تلاش کئے جائیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جلسے کی کارروائی دیکھ اور سن کر جلسے کی برکت، نیک اثر اور نیک نمونے کی وجہ سے پھل بھی عطا فرماتا ہے اس ضمن میں حضور انور نے لتھوینیا میں احمدیت کے نفوذ کے بارے میں ایک وضاحت بھی بیان فرمائی۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سفر بے حد کامیاب رہا۔

حضور انور نے فرمایا کہ چونکہ رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہونے والا ہے، اس روحانی ہلچل کے تسلسل کو قائم رکھیں اور دعاؤں کی طرف توجہ دیں۔ حضور انور نے پاکستان اور بعض دیگر احمدیوں کے حالات بیان کر کے دعا کی تحریک فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہر شر سے ہر احمدی کو محفوظ اور اپنی حفاظت میں رکھے۔ یہ رمضان جماعت کیلئے بیشمار برکتیں اور فضل لے کر آئے اور ہم اس سے صحیح رنگ میں استفادہ کرنے والے ہوں۔

کم از کم تین دفعہ پڑھیں

شوریٰ 2009ء کی سفارش ہے کہ سال 2009ء کے لئے حقیقۃ الوحی کو ساری جماعت بشمول ذیلی تنظیموں کے لئے بطور نصاب مقرر کر دیا جائے اور ہر سہ ماہی میں اس کتاب کے ایک حصہ کا امتحان بھی لیا جائے۔ امید ہے کہ احباب جماعت سکیم کے مطابق حقیقۃ الوحی کے روزانہ 7 صفحات کا مطالعہ تسلسل کے ساتھ جاری رکھے ہوئے ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ:

''وہ شخص جو ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے۔''

(سیرت المہدی حصہ سوم)

حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ:

میں نے جو کتاب حقیقۃ الوحی لکھی ہے اس کو جو شخص حرف بہ حرف پڑھ لے گا۔ میں نہیں خیال کرتا کہ پھر وہ یہ خیال کرے کہ میں وہی ہوں جو اس کے خیال میں پڑھنے سے پہلے تھا۔''

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 166)

(مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل سفارشات شوریٰ 2009ء)

ماہر امراض معدہ وجگر کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ وجگر مورخہ 27/اگست 2009ء کو 10 بجے کے بعد ایڈمنسٹریشن بلاک میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب وخواتین ان کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے رابطہ کر کے قبل از وقت اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

تبرکات

حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب

روزہ کے ذریعہ جھوٹے اور سچے، امین اور خائن میں تمیز ہو جاتی ہے

تم جب رمضان کو پاؤ تو روزے رکھو تا کہ تم خدا تعالیٰ کے انعامات کے وارث ہو جاؤ

خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کی بہتری کے لئے ارشاد فرمایا ہے کہ اے مومنو تم پر روزے فرض کئے جاتے ہیں۔ اس سے کوئی خیال کرلیتا کہ یہ ہم پر ایک بوجھ لادا گیا ہے۔ اس لئے اس کی تردید میں فرمایا کہ یہ تمہارے لئے ہی نہیں۔ تم سے پہلے لوگوں پر بھی فرض کئے گئے تھے۔ گویا روزہ کی فرضیت عبودیت کا لازمہ ہے۔ اس کے متعلق کہا جاسکتا تھا کہ کسی کام کی ناگواری یہ کہنے سے دور نہیں ہوسکتی کہ یہ ایسا کام ہے جو پہلے لوگوں کے ذمہ بھی ڈالا گیا تھا۔ اگر ان کے ذمہ ڈالا گیا تھا۔ اس سے اس کا جائز ہونا کسی طرح ثابت ہوگیا۔ کہا جاسکتا ہے کہ ان کو بھی خواہ مخواہ جکڑ دیا گیا تھا اور اب بھی یونہی پھنسایا جارہا ہے۔ اس کی نسبت فرمایا روزے ہم نے یونہی بے فائدہ فرض نہیں کئے اور نہ ہی تمہیں بھوکا پیاسا رکھنے میں ہمارا کوئی نفع ہے۔ بلکہ اس کی غرض یہ ہے کہ تم متقی بن جاؤ۔

قرآن کریم سے ایک اہم بات کا پتہ لگتا ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے اپنی کسی امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں وغیرہ پر پیش کیا جنہوں نے اس کے لینے سے انکار کیا۔ مگر انسان نے اس امانت کو اٹھالیا اور کیوں نہ اٹھاتا۔ ظلوم وجہول جو ہوا۔ یعنی یہ ایسا ہے کہ خدا کی محبت میں اپنے آپ کو بھول سکتا ہے۔ دوسری جگہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تمہارے پاس جس کی امانت ہو اس کو پوری حفاظت کے ساتھ پہنچا دو۔

امانتیں دو طرح واپس کی جاتی ہیں (1) جب کوئی شخص امانت رکھتا ہے تو کہہ دیتا ہے کہ آپ اپنے پاس رکھیں جب میں مانگوں اس وقت آپ واپس کردیں۔ ایسی امانت کا حسب الطلب واپس کرنا ہی امانت کا حفاظت کے ساتھ رکھنا ہوتا ہے۔ دوسرا طریق یہ ہے کہ ایک شخص کوئی امانت ہمارے سپرد اس غرض سے کرتا ہے کہ یتیموں اور مسکینوں پر اس کو خرچ کردو۔ اب جس کام پر صرف کرنے کے لئے امانت رکھنے والے نے ہمارے پاس امانت رکھی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اس کے مطابق عمل کریں۔ اگر ایسا نہ کریں تو یقیناً ہم امانت میں خیانت کرنے والے ہوں گے۔

اب غور کرنا چاہئے کہ ہمیں کونسی امانت سپرد کی گئی ہے۔ جو پہاڑوں، زمینوں اور آسمانوں کے پاس نہیں ہے۔ انسان وہ مخلوق ہے کہ اس میں تمام مخلوقات کے خواص پائے جاتے ہیں اور اس میں یہی ایک بات ایسی ہے کہ کسی اور مخلوق میں نہیں پائی جاتی کہ انسان کو خدا تعالیٰ نے بااختیار بنایا اور عقل دی ہے اور بعض قویٰ ایسے دیئے ہیں کہ جن سے دوسری مخلوق محروم ہے اور ہم ان قویٰ کے ذریعہ عزت وشہرت و وجاہت حاصل کرتے ہیں۔ یہ تمام چیزیں بطور امانت ہمارے پاس رکھی گئی ہیں اور یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ ہم ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اگرچہ چاہئے یہی کہ جس کی امانت ہے اسی کو دی جائے یعنی اسی کی راہ میں خرچ کی جائے۔ مثلاً سب سے بڑی خدا کی دی ہوئی جو چیز روح اور بدن ہے۔ یہ خدا کی امانت ہے ہمارا فرض ہے کہ اس کی راہ میں صرف کریں۔ عزت و مال وغیرہ یہ بھی اللہ کی امانت ہیں۔ یہ بھی اسی لئے ہیں کہ خدا کی راہ میں دے دی جائیں۔

اللہ تعالیٰ تو مال کا محتاج نہیں وہ تو بندوں کو اپنے حکم کے ماتحت خرچ کرتے دیکھنا چاہتا ہے۔

چنانچہ اس غنی ذات نے انسان کے لئے کئی مواقع رکھے ہیں۔ جن میں خرچ کرکے انسان اس بات کا ثبوت دیتا ہے کہ اس کو خدا کی امانت دینے میں ذرا تامل نہیں ہے۔ روزہ انہی مواقع میں سے ایک موقعہ ہے جس سے مومن کے پاس ایک شہادت خدا تعالیٰ کے حضور اس بات کے متعلق پیش کرنے کے لئے مہیا ہوجاتی ہے کہ وہ ہروقت خدا تعالیٰ کی دی ہوئی امانتوں کو اس کی راہ میں دینے کے لئے تیار ہے اور نہ صرف تیار ہے بلکہ دیتا ہے۔

دیکھو انسانی بقا کے لئے تین چیزیں نہایت اہم ہیں۔ اول کھانا، دوسرے پینا اور تیسرے نسل کا چلنا۔ مگر روزہ میں خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت ان تینوں چیزوں کو ایک خاص وقت تک کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ تو یہ ثبوت ہوتا ہے اس امر کا کہ بندہ خدا کی امانتوں کو دینے کے لئے تیار ہے۔ کیونکہ جب وہ ان چیزوں کو جو اس کے لئے حلال اور طیب ہیں۔ خدا کے حکم کے مطابق ترک کردیتا ہے تو بجائے اس کے کہ یہ ساری چیز خدا کے حضور میں پیش کرتا۔ اس کا تھوڑے عرصہ کے لئے خلوص نیت کے ساتھ ان اشیاء سے دستبردار ہو جانا ہی اس امر کی اللہ کے نزدیک شہادت بن جاتی ہے کہ اگر اس کو میری راہ میں اپنی جان اور اپنی عزت بھی دینا پڑے گی تو بیشک دے گا۔

اس کی غرض کیا ہے لعلکم تتقون تاکہ تم متقی بن جاؤ۔ روزہ ایک جامع حقیقت ہے روزہ رکھ کر انسان اس بات کا ثبوت بھی دیتا ہے کہ اگر اس کے پاس کوئی شخص امانت رکھے گا تو یہ جوں کی توں اسے واپس کردے گا۔ اس کے ذریعہ جھوٹے اور سچے امین اور خائن میں تمیز ہو جاتی ہے۔ روزہ کا حکم دے کر اللہ تعالیٰ ہمت بندھاتا ہے کہ تم اس کو اپنے لئے چٹی اور بوجھ مت سمجھو۔ بلکہ یہ تو تم سے پہلے لوگوں پر بھی مقرر تھا۔ پھر تم یہ خیال نہ کرو کہ اب ساری عمر کے لئے روزے رکھنے پڑیں گے۔ نہیں بلکہ گنتی کے چند ایام ہیں۔ ان کے بعد تم آزاد ہوگے۔

پھر فرمایا کہ باوجود اس کے کہ یہ سب چیزیں جو تمہارے پاس ہیں ہماری امانت ہیں۔ پھر بھی ہم تم پر تنگی کرنا نہیں چاہتے بلکہ ان روزوں میں تمہارے لئے آسانی مہیا کرنی چاہتے ہیں۔ یعنی اگر تم سفر پر ہو تو تمہارے لئے کوئی روزہ نہیں۔ جب سفر سے واپس آؤ اور مرض سے صحت پاؤ تو روزے رکھ لینا یہ اس لئے ہے تاکہ تم سمجھو کہ خدا تعالیٰ آسانی چاہتا ہے۔

ایک اور فائدہ اس رمضان کے مہینہ میں بیان کیا۔ فرمایا کہ یہ ایسا بابرکت مہینہ ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے بھی روزے رکھے اور خدا کے انوار حاصل کئے اور خدا تعالیٰ کی وحی سے مشرف ہوئے۔ اس لئے تم بھی جب اس مہینہ کو پاؤ تو روزے رکھو تاکہ تم بھی خدا تعالیٰ کے انعامات کے وارث ہو جاؤ۔

پس یہ مہینہ ایسا ہے کہ اس میں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ جب بندہ خدا کے حضور جھکے گا تو خدا اس کی دعا کو قبول کرے گا۔ پھر اس مہینہ میں ایک وہ رات بھی ہے جس کو لیلۃ القدر کہتے ہیں اور یہ وہ رات ہے جس میں خصوصیت کے ساتھ دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

رسول کریم ﷺ نے فرمایا:۔

بعض لوگ روزہ تو رکھتے ہیں دن بھر بھوکے اور پیاسے بھی رہتے ہیں مگر وہ روزہ دار نہیں ہوتے کیونکہ روزہ تو یہ شہادت مہیا کرتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت چل رہا ہوں۔ لیکن اگر اس شہادت کے اثناء میں ہی بعض ایسی حرکتیں کرتے ہیں جس سے ان کی شہادت کا اثر زائل ہوجاتا ہے۔ مثلاً حلال چیزوں کو تو چھوڑے، مگر دوسری چیزوں سے پرہیز نہ کرے۔ خدا کے حضور تو شہادت پیش کرنے کے لئے کھڑا ہو۔ مگر گالی گلوچ وغیرہ شروع کردے تو ایسے لوگوں کی شہادت کچھ اثر نہیں رکھتی۔ پس ایسے لوگوں کا روزہ فاقہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا ہمیں چاہئے کہ روزے کی اصل حقیقت پر غور کریں۔ اللہ تعالیٰ نے روزے کے ذریعہ ہمیں موقعہ دیا ہے کہ ہم اس کے حضور اس امر کی شہادت پیش کریں کہ ہم اس کی راہ میں نثار ہونے کے لئے ہروقت تیار ہیں اور ہم متقی ہیں اور خدا کی امانت کو ادا کرنے والے ہیں اور دوسری طرف اس شہادت کے ساتھ ہی اس کو ناراض نہ کریں تب روزہ روزہ کہلاسکتا ہے۔ پھر صدقۃ الفطر بھی روزے کے ساتھ لازمہ کے طور پر ہے۔ اس لئے اس کا ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے کہ جو روزہ کی اصل غرض ہے۔ اس کو پورا کرنے والے ہوں۔

(الفضل قادیان 29 جون 1918ء)

بیوت الذکر میں نمود و نمائش نہ ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ جرمنی پر مستورات سے خطاب کرتے ہوئے 23/اگست 2003ء کو فرمایا:۔

(بیت الذکر) تو عبادت کی جگہ ہے۔ یہاں ایسی عورتوں کو نہیں آنا چاہئے جن کا مقصد صرف نمود و نمائش ہو۔ (بیت الذکر) ہے، کوئی فیشن ہال نہیں ہے۔ یہاں عبادت کی غرض سے جاتے ہیں۔ اس لئے یہاں جب آؤ تو خالصتاً اللہ کی خاطر اُس کی عبادت کرنے کی خاطر یا اُس کا دین سیکھنے کی خاطر آؤ۔ یہی رویہ، یہی طریق جماعتی فنکشن میں، اجلاسوں میں اجتماعوں وغیرہ پر بھی ہونا چاہئے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا جماعت پر احسان ہے کہ بہت سی عورتیں ایسی ہیں جو الحمدللہ جذبہ ایمانی سے سرشار ہیں اور قربانی کی ایسی اعلیٰ مثالیں قائم کرتی ہیں کہ جن کی نظیر نہیں ملتی اور اپنے زیور اُتار اتار کر جماعت کے لئے پیش کرتی ہیں۔ مختلف چندوں میں تحریکوں میں دیتی ہیں۔ لیکن وہ جو نمود و نمائش کی طرف چل پڑی ہیں، دنیاداری میں پڑ گئی ہیں وہ خود اپنے آپ کو دیکھیں اور اپنا محاسبہ کریں۔ پھر یہ ہے کہ بعض عورتوں کو دوسروں کی ٹوہ میں رہنے کی عادت ہوتی ہے۔ باتیں سُننے کے لئے تجسّس ہوتا ہے۔ اس کوشش میں لگی رہتی ہیں کہ کسی طرح کوئی بات پتہ لگ جائے۔ لیکن پوری طرح اس بات کا علم تو نہیں پاسکتیں۔ نتیجۃً یہ ہوتا ہے کہ بدظنی پیدا ہوتی ہے۔ پھر ایک نیا فساد شروع ہوجاتا ہے۔ پھر اس بدظنی کے نتیجے میں بغض، کینے، حسد شروع ہوجاتے ہیں۔ پھر اپنے دلوں سے نکل کر اپنے گھر والوں کے دلوں میں یہ حسد اور کینے چلے جاتے ہیں۔ پھر ماحول پر اثر انداز ہو رہے ہوتے ہیں۔ اور پھر جیسا کہ مَیں نے کہا نہ ختم ہونے والا ایک فساد شروع ہوجاتا ہے۔ اس لئے حدیث میں آیا ہے کہ بدظنی سے بچو۔

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ظن سے بچو کیونکہ ظن سب سے جھوٹی بات ہے۔ اور تجسس نہ کرو اور کسی بات کی ٹوہ میں نہ لگے رہو اور دنیا طلبی میں نہ پڑو اور تم حسد نہ کرو اور تم بُغض نہ رکھو اور باہمی اختلاف میں مبتلا نہ ہو جاؤ اور اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔

(مسلم - باب تحریم الظن، بخاری کتاب الادب)

(روزنامہ الفضل 26 جنوری 2006ء)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

حضرت ابو قیس بن حارثؓ

زمانہ جاہلیت میں سرداران قریش میں سے تھے۔ ہجرت حبشہ میں شریک تھے۔ جب رسول اکرمؐ نے ہجرت فرمائی تو آپ بھی مدینے آگئے تھے۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

رمضان المبارک میں دعائیں خاص طور پر قبول ہوتی ہیں

آنحضرت ﷺ ہمیشہ سخاوت کرتے مگر رمضان کے دنوں میں آپ غرباء اور مساکین کی زیادہ خبرگیری فرماتے

جو انسان روزہ میں خدا کے لئے جائز چیزوں کو چھوڑتا ہے تو اس کی نظر ناجائز چیزوں پر پڑ ہی نہیں سکتی

روزے اور تقویٰ کے متعلق 12 گہرے تعلقات اور ان کی تفصیلی وضاحت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا خطبہ جمعہ فرمودہ 19 مئی 1922ء

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ اور سورۃ البقرۃ آیت 184 کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

میں نے پچھلے جمعہ یہ مضمون بیان کیا تھا کہ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ روزے کا اس لئے حکم دیا گیا ہے کہ تم متقی بنو اور اس کو سمجھنے کے لئے ضروری تھا کہ معلوم ہو تقویٰ کس کو کہتے ہیں اور تقویٰ کا روزے سے جوڑ کیا ہے۔ اگر تقویٰ کو نہ سمجھیں تو بھی نقصان اور اگر روزے اور تقویٰ کا جوڑ نہ معلوم ہو تو بھی روزے کی طرف رغبت نہیں پیدا ہوسکتی۔

میں نے مختصر طور پر تقویٰ کے معنی بتائے تھے اور موٹے طور پر تعلق بھی بتایا تھا کہ اس ذریعہ سے خدا کے لئے مشقت اور تکلیف اٹھانے کی عادت ہو جائے گی اور جب ضرورت ہوگی تو روزوں کا عادی خدا کے لئے تکلیف اٹھالے گا۔ کیونکہ روزے کے ذریعہ انسان مشقت کا عادی ہو جاتا ہے اور جس وقت خدا کی طرف سے آواز آئے فوراً لبیک کہتا ہے۔ یہ ایک عام وجہ تھی۔ اب میں چند خاص باتیں بیان کرتا ہوں جن سے روزے اور تقویٰ کا تعلق معلوم ہوتا ہے۔

ہر ایک ملک میں گنتی کی جاتی ہے۔ ہمارے یہاں بھی گنتی ہوتی ہے اور وہ درجن کا حساب ہے۔ میں مختصراً ایک درجن وہ تعلق جو روزے اور تقویٰ میں ہے بیان کرتا ہوں اور چونکہ یہ رمضان کا آخری عشرہ ہے اس لئے میں اس مضمون کو آج ہی ختم کرتا ہوں۔

روزہ سے تقویٰ کا عام تعلق تو میں نے یہ بتایا تھا کہ اس سے فرمانبرداری کی عادت پیدا کرنا مراد ہے اور اس کے ذریعہ خدا کے لئے کام کرنے کی عادت ہوتی ہے جو وقت ضرورت انسان کے کام آتی ہے اور خداتعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری کا ہی نام تقویٰ ہے۔

دوسرا تعلق وہ بیان کرتا ہوں۔ جو حضرت خلیفہ اول بیان کیا کرتے تھے اور انہیں بہت پسند تھا اور وہ یہ کہ انسان قدرتاً بدی سے نفرت کرتا ہے۔ اگر جائز طور پر کوئی چیز ملے تو انسان ناجائز طور پر اس کو لینے کی کوشش نہیں کرتا۔ مثلاً اگر کسی کو عمدہ لباس ملے تو وہ دوسرے کے لباس پر ہاتھ نہیں ڈالتا۔ اگر روپیہ پاس ہو تو دوسرے کے مال پر اس کی نظر نہیں پڑتی۔ جو لوگ عادی ہو جاتے ہیں ان کی حالت اور ہوتی ہے۔ مگر ابتداء ان کی بھی احتیاج ہی سے ہوتی، بچہ چوری تب کرتا ہے جب اس کے پاس پیسے نہ ہوں اور اگر اس کو کھانے کی چیز ملے تو خود بخود نہیں اٹھائے گا جب احتیاج ہوگی اسی وقت اٹھائے گا اور جب وہ متواتر اٹھائے گا تو اس کو عادت ہو جائے گی۔ پس جتنے ایسے کام ہیں جو عیب سمجھے جاتے ہیں۔ وہ ضرورت کے وقت کئے جاتے ہیں۔ اب ضرورتیں دو طرح پوری ہوتی ہیں۔ اول تو اس طرح کہ ضرورت کی چیز مہیا ہو جائے دوم اس طرح کہ اس چیز کا خیال چھوڑ دیا جائے اور انسان کو اس چیز کی ضرورت نہ رہے۔ مثلاً ایک شخص کوٹ کا عادی ہو۔ یا اس کو جوتی کی ضرورت ہو۔ اس کی ضرورت دو طرح پوری ہوسکتی ہے۔ یا تو اس کو کوٹ یا جوتا مل جائے۔ یا وہ ان چیزوں کا خیال ہی چھوڑ دے اور ان کے بغیر گزارہ کرے۔ حضرت خلیفہ اول فرماتے تھے کہ جو انسان روزہ میں اپنی چیزیں خدا کے لئے چھوڑتا ہے جن کا استعمال کرنا اس کے لئے کوئی قانونی یا اخلاقی جرم نہیں تو اس سے اسے عادت ہوتی ہے کہ غیروں کی چیزوں کو ناجائز طریق سے استعمال نہ کرے اور ان کی طرف نہ دیکھے اور جب وہ خدا کے لئے جائز چیزوں کو چھوڑتا ہے تو اس کی نظر ناجائز چیز پر پڑ ہی نہیں سکتی۔

رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ حرام و حلال تو واضح ہیں۔ مگر ان کے درمیان مشتبہات ہیں جو مشتبہات کو چھوڑتا ہے وہ حرام سے بچ جاتا ہے۔ لیکن جو انہیں استعمال کرتا ہے وہ خطرہ میں ہوتا ہے کیونکہ شاہی رکھ کے قریب جانوروں کو اگر کوئی چرائے گا تو ممکن ہے جانور رکھ کے اندر بھی چلے جائیں۔

(بخاری کتاب الایمان باب فضل من استبرأ لدینہ)

یہ دو باتیں ہوگئیں۔

اب تیسری بیان کرتا ہوں۔

جس قدر بدیاں پیدا ہوتی ہیں ان کا منبع چار چیزیں ہیں۔ باقی آگے متفرع ہیں وہ چار یہ ہیں۔ اول کھانا، دوم پینا سوم شہوت چوتھے حرکت سے بچنے کی خواہش۔ سب عیوب ان چاروں باتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان چاروں منبعوں کو بدی سے روکنے کے لئے روزہ رکھا گیا ہے۔ مثلاً ایک شخص خیانت اس لئے کرتا ہے کہ محنت سے بچنا چاہتا ہے۔ یعنی محنت کر کے کھانا نہیں چاہتا اور دوسرے کا مال کھاتا ہے لیکن روزہ دار کو رات کے زیادہ حصہ میں اٹھ کر عبادت کرنی پڑتی ہے۔ سحری کے لئے اٹھتا ہے۔ سارا دن منہ بند رکھتا ہے۔ سوتا کم ہے۔ ایک ماہ تک روزے دار انسان کو یہ تکلیف اٹھانا پڑتی ہے۔ جس سے اس کا عادی ہو جاتا ہے اور اس سے غفلت کی عادت کو دھکا لگتا ہے پھر کھانے پینے اور شہوات سے بدیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ان کے لئے بھی روزہ رکھا گیا ہے۔ انسان کھانا پینا ترک کرتا ہے۔ ضروریات زندگی اور تعیش کی زندگی کو چھوڑتا ہے پس جن ضرورتوں کے باعث انسان گناہ میں پڑتا ہے۔ انہیں عارضی طور پر روک دیا جاتا ہے۔ اسی طرح کھانے کی وجہ سے لوگ گناہ میں مبتلا ہوتے ہیں اچھے کھانے پینے کے لئے اور زیادہ کھانے کے لئے روپیہ نہیں ہوتا۔ اس لئے ناجائز مال پر قبضہ جماتے ہیں۔ کئی لوگ ہر وقت کھاتے رہتے ہیں۔ یا انگریزوں کا ملک سرد ہے اور وہ لوگ کام کرتے ہیں اس لئے پانچ پانچ دفعہ کھاتے ہیں۔ بعض لوگ کھانے کے یہاں تک عادی ہوتے ہیں کے کھانے کی چیزیں ان کے ڈیسک پر پڑی رہتی ہیں۔ کام کرتے جاتے ہیں اور کھاتے جاتے ہیں۔ شہروں کے لوگ زیادہ کھانے کے عادی ہوتے ہیں۔ پھیری والے پھرتے رہتے ہیں۔ کوئی مٹھائی بیچتا ہے۔ کوئی برف کوئی مونگ پھلی وغیرہ جب کوئی پھیری والا آتا ہے فوراً بچوں کے بہانہ سے کچھ خرید لیتے ہیں۔ خود بھی کھاتے ہیں ان کو بھی کھلاتے ہیں اس طرح ان کو کھانے کی عادت پڑی ہوتی ہے۔ جس کے لئے روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ ناجائز طریق سے حاصل کرنے میں دریغ نہیں کرتے۔ لیکن روزے میں کھانے پینے کی عادت چھوڑنا پڑتی ہے اور جب جائز خواہش کو دباتے ہیں تو غیر طبعی اور ناجائز خواہشیں مٹ جاتی ہیں۔

چوتھی بات روزے اور تقویٰ میں تعلق کی ہے اور اس پر میں نے پچھلے سال بھی زور دیا تھا کہ بعض باتیں ذاتی ہوتی ہیں اور بعض باہر سے آتی ہیں۔ بعض قسم کی نیکیوں کا علم احساسات اور علم کے ذریعہ ہوتا ہے اور جب تک علم نہ ہو انسان ان نیکیوں سے محروم رہ جاتا ہے۔ امراء کا طبقہ عام لوگوں کی حالت سے ناواقف ہوتا ہے۔ لطیفہ مشہور ہے کہ ایک بادشاہ نے اپنے نائی کو 1500 اشرفی دی اس نے پہلے چونکہ اتنی بڑی رقم دیکھی نہ تھی اس لئے ان کو لئے لئے پھرا کرتا تھا۔ اس کی آمد و رفت چونکہ دوسرے امراء کے ہاں بھی تھی۔ امراء نے اس کا تمسخر شروع کیا جب وہ کسی امیر کے ہاں جاتا تو وہ پوچھتے میاں شہر کی کیا حالت ہے۔ وہ کہتا بڑی اچھی حالت ہے سارا شہر امن و خوشی میں ہے کوئی ہی ایسا بدقسمت ہوگا جس کے پاس 1500 اشرفی نہ ہو۔ زیادہ کی تو کوئی حد نہیں۔ ایک دن ایک امیر نے اس کی وہ تھیلی ہنسی کے طور پر پوشیدہ رکھ دی۔ اس نے تلاش کی مگر نہ ملی۔ جب وہ تزئین کرنے کے لئے پھر اس امیر کے ہاں گیا تو اس نے پوچھا بتاؤ شہر کا کیا حال ہے اس نے کہا شہر بھوکا مر رہا ہے۔ امیر نے کہا یہ لو اپنی تھیلی شہر بھوکا نہ مرے۔ بات یہ ہے کہ جسے کوئی تکلیف نہ پہنچی ہو اسے اس کا احساس نہیں ہوتا۔ امراء چونکہ ان حالات میں سے نہیں گزرتے جن سے غرباء کو گزرنا پڑتا ہے اس لئے انہیں ان کی تکالیف کا احساس نہیں ہوتا۔ مثلاً امیروں کو بھوک کی شکایت نہیں ہوتی۔ ان کو اگر شکایت ہوتی ہے تو بدہضمی کی ہوتی ہے اور ان کو معدہ کی طاقت کی دوائیں استعمال کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ اگر نوکر سے ایک منٹ کھانا لانے میں دیر ہو تو خفا ہوتے ہیں اور اگر کہا جائے کہ وہ روٹی کھا رہا ہے تو کہتے ہیں کہ کیا وہ مرنے لگا تھا۔ پھر کھا لیتا۔ وہ سارا سارا دن کام کراتے ہیں اور روٹی کے لئے کہتے ہیں پھر کھا لینا۔ کیونکہ ان کو بھوک کا احساس نہیں ہوتا۔ ان کو غریبوں کے احساسات کا پتہ نہیں ہوتا۔ غریبوں کو

رات رات جگاتے ہیں۔مگران کو اس تکلیف کا احساس نہیں ہوتا۔ ان کو کوئی خبر نہیں ہوتی کہ ایسے لوگ بھی ہیں۔جن کو کھانا نہیں ملتا مگر جب امراء کو رمضان میں کہا جاتا ہے کہ رات کو جاگیں اوران کو سحری کے لئے جاگنا پڑتا ہے اوران کے آرام میں خلل آتا ہے تب ان کو دوسرے کے جاگنے کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے وہ کھانا کھاتے ہیں۔مگران کے کھانے کو دووقت میں مقید کردیا جاتا ہے کہ صبح سحری کے وقت اور بعد افطار وہ اس وقت کو اس خیال سے کاٹتے ہیں کہ کھانے کے لئے تیار چیزیں ملیں گی اور وہ صبح کو پراٹھے کھاتے ہیں۔لیکن غریب جس کو کوئی توقع نہیں ہوتی کہ آج اس کو ملے گا بھی یا نہیں اس کو تکلیف کا احساس ہوتا ہے۔کیونکہ امیر سمجھتا ہے کہ ہم گھڑیاں گنتے ہیں کہ کب (-) کہے اور ہم کھانا کھائیں۔لیکن غریب کی حالت یہ ہے کہ اس کو پتہ ہی نہیں ہوتا کہ ابھی کتنی راتیں اور کتنے دن اسی طرح گزارنے ہیں پھر اگر کوئی بیمار ہو تو روزہ نہیں رکھتا۔مگر غریب کو اپنی بیماری یا بچوں کی بیماری میں جہاں فاقہ کشی کی تکلیف ہوتی ہے وہاں دوائی کے لئے بھی پاس کچھ نہیں ہوتا۔اگر غریب بیمار ہو اور ڈاکٹر اپنے فرض کے مطابق اس کو کہے کہ دودھ پیو۔تو وہ شرمندہ ہو کر گردن جھکالے گا کہ مجھے تو روٹی بھی نہیں ملتی دودھ کہاں سے لاؤں۔ڈاکٹر اس کو چاول بتائے گا مگر اس کے گھر تو آٹا بھی نہیں ہوگا۔ پھر امیر کا روزہ اسی کا روزہ ہے مگر غریب کی بھوک میں اس کے بال بچے بھی شامل ہوتے ہیں۔امیر خود نہیں کھاتا۔لیکن اس کے بال بچے کھاتے پیتے ہیں۔اس لئے امیر کی تکلیف اس کے اپنے جسم تک محدود ہے مگر غریب کی تکلیف اس کے جسم سے گزر کر اس کی روح تک اثر کرتی ہے۔کیونکہ وہ اپنے ساتھ اپنے ننھے بچوں کو بھی بھوکا دیکھ کر ایک اور تکلیف اٹھاتا ہے پھر امیر کے لئے بھوک کے مٹانے کا ہر لمحہ قریب آرہا ہوتا ہے۔لیکن غریب کے لئے کھانا ملنے کا وقت قریب آنے کی امید نہیں ہوتی۔لیکن جب امیر خدا کے لئے روزے رکھتا ہے تو اسے غریبوں کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے اور سخاوت کرتا ہے اور یہ سخاوت اس کو تقویٰ کی طرف لے جاتی ہے۔

نبی کریم ﷺ کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ آپ روزوں میں بہت زیادہ سخاوت کرتے اور غرباء و مساکین کی خبر گیری فرماتے تھے۔

(بخاری کتاب الصوم باب اجود ما کان النبیؐ یکون فی رمضان)

اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ رمضان کے علاوہ سخاوت نہ کرتے تھے۔آپ ہمیشہ سخاوت کرتے تھے مگر رمضان کے دنوں میں آپ کو اور زیادہ احساس غرباء کے حال کا ہو جاتا تھا۔تو روزہ سے ہر شخص میں اس کی حالت کے مطابق غرباء سے ہمدردی کا احساس بڑھ جاتا ہے۔کیونکہ انسان سمجھتا ہے کہ جب میں ایک مہینہ میں اس قدر تکلیف اٹھاتا ہوں اور مجھ کو اس قدر تکلیف ہوتی ہے تو جن لوگوں پر بارہ مہینہ یہی کیفیت گزرتی ہے ان پر کیا حالت گزرتی ہوگی اور ان کی تکلیف کا کیا اندازہ ہوگا۔پس رمضان میں بخیل کا بخل کم ہو جاتا اور جو بخیل نہ ہو اسے سخاوت کی عادت پڑتی ہے اور سخی خدا کی مخلوق سے اور زیادہ ہمدردی کرتا ہے اور اس طرح سخاوت اور ہمدردی جو جزو ایمان ہے اس سے کام لینے کا انسان خوگر ہوتا ہے۔

انسان کے جسم میں دو چیزیں ہیں جسم اور روح، روح ایک تو روحانی ترقی سے خوش ہوتی ہے۔ دوسرے جسم کی طرح کھانے پینے سے موٹی نہیں ہوتی۔ بلکہ ان چیزوں سے الگ ہونے سے خوش ہوتی ہے اور اپنے اصل کی طرف ترقی کرتی ہے۔ برخلاف اس کے جسم کی راحت کھانے پینے میں ہے۔گویا ان دونوں میں اختلاف ہے اور ایسا اختلاف جیسے ایک مشرقی اور ایک مغربی ہو۔روح کا ظہور جسم کے ذریعہ ہوتا ہے یا جسم روح کے لئے بطور سواری اور گھوڑے کے ہے۔گھوڑا منہ زور ہے۔اس لئے اپنی بات منواتا ہے اور جدھر چاہتا ہے لے جاتا ہے۔کیونکہ اس میں قوت عملیہ ہے اور وہ کھانے پینے کی چیزوں سے خوش ہوتا ہے۔لیکن رمضان کے مہینہ میں کھانا پینا کم ہوتا ہے اور دنیاوی تعلقات میں کمی آتی ہے اس لئے روح کو جسم سے آزادی ملتی ہے اور یہ اپنی کمی کو دور کرتی اور تقویٰ کی طرف جاتی ہے۔اس کی موٹی مثال کہ روح جب جسم سے آزادی پاتی ہے تو وہ بلندی کی طرف جا کر روحانیت پاتی ہے یہ ہے کہ پاگل بعض اوقات ایسی بات کہہ دیتے ہیں کہ جو کبھی پوری ہو جاتی ہے اسی وجہ سے بعض نادان ان کو ولی سمجھ لیتے ہیں۔لیکن اصل بات یہ ہے کہ پاگل کی روح کا اس کے جسم سے تعلق کمزور ہو گیا ہوتا ہے کیونکہ دماغ میں نقص آنے سے جسم سے دماغ کا تعلق کمزور ہو جاتا ہے اور دماغ کی حکومت جسم پر نہیں رہتی۔اس سے اس کی روح آزاد ہو جاتی ہے اور باریک باتوں کو معلوم کر لیتی ہے۔

حضرت صاحب فرمایا کرتے تھے کہ لاہور میں ایک مجذوب تھا جو لوگوں کو گالیاں دیا کرتا تھا اور بعض دفعہ ایسی باتیں بھی کہتا جو پوری ہو جاتیں۔آپ سے ایک شخص نے باصرار کہا کہ آپ اس سے ملنے چلیں۔ آپ نے خیال کیا کہ وہ پاگل ہے۔گالی دے دے تو عجب نہیں اور اس کی اس حرکت سے یہ شخص میرے متعلق فیصلہ کر کے ٹھوکر کھائے۔ چلنے سے انکار کیا۔لیکن جب اس نے اصرار کیا اور آپ نے دیکھا کہ جانا ہی بہتر ہے تو آپ گئے مگر یا تو وہ لوگوں کو گالیاں دے رہا تھا لیکن جب آپ گئے تو وہ مؤدب ہو کر بیٹھ گیا اور ایک خربوزہ جو اس کے پاس تھا۔حضرت صاحب کے پیش کر کے کہا کہ یہ آپ کی نذر ہے یہ الٰہی تصرف تھا۔ ورنہ ممکن تھا کہ وہ گالیاں دے دیتا۔ تو پاگل کی بھی بوجہ جسمانی تفکرات سے آزاد ہونے کے روح کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ کبھی کوئی اعلیٰ درجہ کی بات کہہ سکتا ہے پس جسم کی صحت اور عقل کی سلامتی میں خدا سے تعلق کے لئے کھانا پینا کم کیا جائے تو روحانیت پیدا ہوتی ہے اور جسم بیلون (Balloon) کا کام دیتا ہے۔جس کے ذریعہ روح اوپر کو اپنے ہم جنس فرشتوں کی طرف اڑتی ہے۔ پس زیادہ کھانے سے جسمانی حالت میں ترقی آتی ہے۔اس لئے جب رمضان میں جسم کھانا پینا کم کرتا ہے تو روح ملائکہ کی طرف جاتی ہے گو پہلے روح ان کو بھولی ہوئی ہو۔لیکن جب ان کو دیکھتی ہے تو اس طرف جانے کی کوشش کرتی ہے۔جیسے کوئی شخص اپنے رشتہ داروں کو بھولا ہوا ہو لیکن جب ان کو ملتا ہے یا خواب میں دیکھ لیتا ہے تو پھر ان کی محبت غالب آ جاتی ہے اسی طرح جب رمضان میں روح کو اوپر جانے کا موقع ملتا ہے تو یہ باقی سال میں بھی اوپر جانے کے لئے جدوجہد کرتی رہتی ہے اور اس طرح روزے صفات الٰہیہ کے پیدا کرنے میں مد ہوتے ہیں۔

انسان کو روزوں میں جو تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ ان سے اپنی کمزوری کا علم ہو جاتا ہے ایک تو غریبوں کی حالت معلوم ہوتی ہے۔ دوسرے اپنی کمزوری کا بھی پتہ لگتا ہے۔گرمی کی شدت میں جب پانی نہیں ملتا اور موت کی سی حالت ہونے لگتی ہے تو اس کو فنا کا خیال آتا ہے اور یہ خیال گیارہ مہینہ تک اس کے پیش نظر رہتا ہے۔ پس روزوں کے مقرر کرنے میں یہ بھی فائدہ ہے کہ انسان روزے کی تکلیف سے موت کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے کیونکہ جب انسان کو اپنی کمزوری کا احساس ہوتا ہے تو وہ خدا کی طرف توجہ کرتا ہے۔

مشہور ہے کہ کند ہم جنس با ہم جنس پرواز

جسم چونکہ مادی ہے اس لئے مادیت کی طرف جھک جاتا ہے۔لیکن جب انسان مادی چیزوں سے بچتا ہے تو ملائکہ کو اس کی طرف توجہ ہوتی ہے پہلے تو یہ تھا کہ ملائکہ کی طرف روح روزوں میں متوجہ ہوتی ہے۔ اب یہ ہوتا ہے کہ ملائکہ اس سے تعلق پیدا کرنا چاہتے ہیں اور اس کو نیک تحریکیں کرتے ہیں اس کی مثال میں واقعات موجود ہیں۔ مثلاً یہی کہ احادیث میں آتا ہے۔ رمضان شریف میں جبریل نبی کریمؐ کے ساتھ قرآن کریم کا دورہ کرنے کے لئے آیا کرتے تھے۔

(بخاری کتاب الصوم باب اجود ما کان النبیؐ یکون فی رمضان)

دیکھو جبریل تو آپ کے پاس بغیر رمضان کے بھی آیا کرتے تھے لیکن رمضان میں ان کا آنا اور حیثیت کا تھا پہلے دنوں میں بطور فرض کے آتے تھے مگر رمضان میں دوست کی حیثیت سے آتے تھے۔ پس رمضان میں انسان کو ملائکہ سے ایک نسبت پیدا ہو جاتی ہے۔

رمضان کے دنوں میں انسان سحری کے لئے اٹھتا ہے اور اس طرح عبادت کا موقع ملتا ہے اور اس وقت تہجد پڑھتا ہے اور تہجد نفس کی اصلاح کے لئے ضروری ہے اگرچہ رمضان میں اٹھتا تو کھانا کھانے کے لئے ہے لیکن اس کو شرم آجاتی ہے کہ جب اٹھا ہوں اور وقت بھی ہے تو کیوں تہجد نہ پڑھوں اور جب پڑھتا ہے تو اسے روحانیت حاصل ہوتی ہے کیونکہ تہجد نفسانیت کو توڑنے اور اس کی اصلاح کے لئے ضروری ہے جیسا کہ خداتعالیٰ فرماتا ہے (-) (المزمل:7) رات کا اٹھنا بہت سخت ہے اور نفس کے کچلنے اور اصلاح کرنے کے لئے بڑا ہتھیار ہے پس جب انسان کھانا کھانے کے لئے اٹھتا ہے تو تہجد بھی پڑھتا ہے جو ''اشد وطاً'' ہے اور نفس کی اصلاح کے لئے ہتھیار ہے اور یہ ایک مہینہ کی مشق سارے سال میں کام آتی ہے۔جیسا کہ پہاڑ پر ایک دو مہینہ رہنا باقی سال کے لئے مفید ہوتا ہے۔ یا کمزوری صحت کو دور کر دیتا ہے اور اس ایک مہینہ میں جسم کو بہت فائدہ پہنچ جاتا ہے۔اسی طرح رمضان میں ایک مہینہ تہجد پڑھنا مفید ہو جاتا ہے۔

پھر رمضان کے دنوں میں دعائیں خاص طور پر قبول ہوتی ہیں۔ ایک تو تہجد کے ذریعہ عبادت زیادہ کرنے کا موقع ملتا ہے اور تسبیح اور تہجد زیادہ کی جاتی ہے علاوہ اس کے زیادہ دعاؤں کا موقع ملتا ہے اور رمضان کو قبولیت دعا سے خاص تعلق بھی ہے جیسا کہ خداتعالیٰ رمضان کے ذکر کے ساتھ فرماتا ہے (-) (البقرہ:187) میرے بندے جب میرے بارے میں سوال کریں تو ان سے کہو کہ میں قریب ہوں اور پکارنے والے کی دعا سنتا ہوں۔ چونکہ ان دنوں تمام عالم اسلامی دعاؤں میں مصروف ہوتا ہے۔اس لئے دعائیں زیادہ سنی جاتی ہیں۔ کیونکہ قاعدہ ہے کہ جس کام کو زیادہ لوگ مل کر کریں وہ عمدگی اور اچھی طرح ہو جاتا ہے۔ پس ایک تو روزوں میں عبادت زیادہ کی جاتی ہے۔ دوسرے دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں اور اس سے روحانیت کے سلسلہ میں ترقی ہوتی ہے۔

دسواں تعلق روزوں اور تقویٰ میں یہ ہے کہ گناہ کی عادت چھوٹ جاتی ہے۔ جو انسان چوری کرتا ہے اور اس کو اس کی عادت ہے یا جھوٹ بولنے کی عادت ہے جب وہ رمضان کے مہینہ میں خدا کا حکم سمجھ کر روزے رکھتا ہے تو اس کو برے کام کرنے سے شرم آتی ہے۔ کیونکہ خیال کرتا ہے کہ اگر ان سے نہ بچا تو روزہ رکھ کر خواہ مخواہ بھوکا مرنا ہوگا۔ کچھ فائدہ نہ ہوگا۔اس طرح وہ جھوٹ اور چوری سے بچتا ہے اور اس ایک مہینہ کی مشق سے بدی سے بچنے میں مدد مل جاتی ہے۔

پھر جب روزہ دار خداتعالیٰ کے لئے اپنے رزق کو چھوڑتا ہے تو خداتعالیٰ اس کا متکفل ہو جاتا ہے اور یہ اس کا فرض ہے۔ خداتعالیٰ کے لئے فرض کا لفظ تو نہیں بولا جا سکتا۔مگر فرض اس لئے کہتے ہیں کہ خود اس نے اپنے ذمہ لیا ہے کہ وہ اس کو رزق دیتا ہے اور اس سے بہتر دیتا ہے جو کہ انسان اس کی خاطر چھوڑتا ہے کیونکہ جیسا کہ آتا ہے (-) (النساء:87) انسان جب خدا کے لئے جسمانی رزق ترک کرتا ہے۔ تو خداتعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے لئے روحانی رزق مہیا فرماتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ روحانیت میں ترقی کرنے اور خدا سے شرف مکالمہ پانے کے لئے روزے ضروری ہوئے ہیں اور آنحضرت ﷺ نے نزول وحی سے پہلے روزے رکھے۔

(بخاری کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ)

حضرت مسیح موعود نے بھی چھ ماہ تک رکھے۔ پس اس طرح روزے سے روحانیت اور تقویٰ میں ترقی ہوتی ہے۔

بارہویں وجہ یا بارہواں تعلق روزے اور تقویٰ میں یہ ہے کہ انسان کا روزوں میں سحری کھانا بھی ثواب میں داخل ہوتا ہے۔ کیونکہ سحری کا وقت اصل میں کھانے کا نہیں۔ نفس نہیں چاہتا کہ اس وقت اٹھے اور کھانا کھائے۔ وجہ یہ کہ کھانا کھانے کا وہ وقت نہیں ہوتا۔ لیکن انسان خدا کے حکم کے مطابق اٹھتا ہے اور کھانا کھاتا ہے۔ اس لئے اس کو اس کا ثواب ملتا ہے۔ پھر اس کا دل چاہتا ہے کہ دن میں کھائے۔ مگر اس کو کہا جاتا ہے کہ اس وقت مت کھاؤ اور شام کے وقت کھانے کا حکم دیا جاتا ہے۔ اس کا بھی اس کو ثواب ملتا ہے۔ کیونکہ اگر شام کا کھانا وہ اپنی مرضی سے کھاتا تو وہ اس وقت سے پہلے بھوک لگنے پر کسی وقت کھا لیتا۔ مگر اس نے خدا کے حکم کے مطابق اس کھانے کے وقت کو پیچھے کر دیا اس لئے اس کو ثواب ملتا ہے۔ پس روزوں میں دونوں وقت کے کھانوں میں ثواب ملتا ہے۔ کیونکہ جس وقت یہ کھانا نہیں چاہتا اس کو کھانے کا حکم دیا جاتا ہے اور جس وقت سے پہلے کھانے کی خواہش اس کے دل میں ہوتی ہے۔ کہا جاتا ہے ابھی نہیں۔ اس کے بعد کھانا۔ پھر جماع چونکہ دن کے وقت روزے کی حالت میں اس پر حرام ہوتا ہے اور رات کو اس کو اجازت ملتی ہے۔ وہ بھی عبادت ہو جاتا ہے گویا ان دنوں میں انسان کا ہر فعل عبادت ہو جاتا ہے۔ قرآن شریف میں آتا ہے (-) (المومنون: 52) طیبات کھاؤ تا کہ صالح اعمال بجالاؤ۔ سؤر کا کھانا کیوں حرام ہے اس لئے کہ سؤر کے کھانے سے سؤر کے سے اعمال کی عادت ہوتی ہے۔ اور پاک چیزیں کھانے سے پاک جسم تیار ہوتا ہے۔ رمضان میں چونکہ جسم عبادت سے تیار ہوگا اس لئے جو اعمال صادر ہوں گے وہ بھی مطہر اور پاک ہوں گے پہلے تو جسم سے روح بنتی تھی مگر اب روح سے جسم تیار ہوتا ہے جو بقیہ گیارہ مہینہ کام آتا ہے درحقیقت ایسا انسان اس حد میں آجاتا ہے جس کا کھانا پینا خدا کے حکم سے ہوتا ہے اس کی شہوت بھی جو جسم کا حصہ ہے عبادت بن جاتی ہے اس کا کھانا پینا بھی عبادت ہو جاتا ہے۔ اس وقت اس کا جسم عبادت سے تیار ہوتا ہے اور اس جسم سے عبادت ہی صادر ہوگی۔ جیسا کہ کہا گیا ہے

گندم از گندم بروید جوز جو

یہ خاص طریق روزے سے تقویٰ حاصل کرنے کا ہے۔

اگر اس مضمون کو پھیلایا جائے تو بہت پھیل سکتا ہے لیکن میں نے مختصر طور پر روزے کی فضیلت کے متعلق یہ باتیں بیان کر دی ہیں۔ روزوں کی فضیلت کے بارہ میں ایک اور بھی بات ہے کہ اس ماہ کے آخری عشرہ میں ایک شب ہوتی ہے۔ جس کو لیلۃ القدر کہتے ہیں۔ وہ اس عشرہ کے وتر دنوں میں خصوصاً ہوتی ہے۔ یہ رات بڑی برکت والی ہے۔ ان ایام میں اس شب کی تلاش کریں اور اس میں برکت حاصل کریں۔

پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ تم اپنے لئے دعائیں کرو اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو۔ تم لوگوں نے عہد کیا ہے کہ تم خدا کے نام کو پھیلاؤ گے۔ مگر اس کے رستہ میں بعض روکیں ہیں اور افسوس ہے کہ ان میں سے بعض خود تمہاری پیدا کردہ ہیں۔ مثلاً آپس کا لڑائی جھگڑا بھی بہت بڑی روک ہے۔ آپس کے لڑائی جھگڑے کو لیلۃ القدر سے ایک تعلق ہے اور وہ یہ کہ اس کی وجہ سے رسول کریم ﷺ کو لیلۃ القدر کا وقت بھول گیا۔ چنانچہ آتا ہے کہ ایک دفعہ رسول کریمؐ باہر تشریف لائے اور آپ نے دیکھا کہ دو شخص آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ نے مجھے لیلۃ القدر کے وقت کے متعلق علم دیا تھا۔ مگر تمہارا جھگڑا دیکھ کر میں بھول گیا۔

(بخاری کتاب الصوم باب رفع لیلۃ القدر لتلاحی الناس)

پس لیلۃ القدر کے علم سے جو فائدہ امت محمدیہ کو ہونا تھا اس سے تمام امت دو شخصوں کے جھگڑے کے باعث محروم ہو گئی یہ وہ رات ہے کہ اس میں جو نیک دعا کی جائے قبول ہوتی ہے۔ لیکن خدا سے کچھ لینے کے لئے قربانی کی ضرورت ہے اور وہ قوم کہاں قربانی کر سکتی ہے جو ایک دوسرے کے خون کی پیاسی ہو۔ تم میں سے بعض لڑتے ہیں اور لڑائی سے جماعتی اور ملی فوائد کو ذاتی فوائد یا جھگڑے پر قربان کر دیتے ہیں مگر ایسے لوگوں کو معلوم نہیں کہ ذاتی عزت بھی جماعت ہی کی عزت ہوتی ہے اور اگر جماعت کی عزت نہ رہے تو اس کے افراد بھی ذلیل ہو جائیں۔

ایک شخص نے کہا کہ اب سکول کی حالت بہت خراب ہے۔ لڑکے کم ہو رہے ہیں لیکن پتہ لگایا گیا تو معلوم ہوا جس جماعت کے متعلق یہ کہا گیا تھا اس میں پہلے کی نسبت زیادہ لڑکے تھے اور نتیجہ بھی اچھا تھا۔ پھر بات کیا تھی جو اس شخص نے یہ کہا۔ یہ کہ اس کی قاضی عبداللہ صاحب سے ناراضگی تھی اس وجہ سے اس نے ایک قومی کام کو بدنام کرنے سے دریغ نہ کیا۔ ہم تو دیکھتے ہیں حیوان بھی اپنے عیب چھپاتے ہیں۔ بلی اپنے پاخانہ کو چھپاتی ہے۔ پھر وہ لوگ جو اپنے کسی بھائی کا عیب نہیں چھپاتے تو وہ بلیوں سے بدتر ہوئے یا نہیں۔ اگر کسی میں عیب ہو تو اس کو چھپاؤ اور دور کرو نہ یہ کہ اس کو شہرت دو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو اس حال میں کس طرح خدا کے انعام حاصل کر سکتے ہو۔ اگر جماعت بدنام ہوگی تو لوگ اس کی طرف توجہ نہیں کریں گے وہ کہیں گے ہمیں کیا ضرورت ہے کہ بدنام جماعت میں داخل ہونے کے لئے گھر بار چھوڑیں عزیزوں رشتہ داروں سے علیحدہ ہوں لوگوں سے تکلیفیں اٹھائیں گالیاں سنیں۔ تم یہ نہ سمجھو کہ کسی شخص کو بدنام کرنا اسی شخص کی بدنامی ہوتی ہے بلکہ اس کا اثر ساری جماعت پر پڑتا ہے۔ قاضی عبداللہ ہوں یا ماسٹر محمد الدین، مولوی شیر علی ہوں اے مولوی سید سرور شاہ، حافظ روشن علی یا میاں بشیر احمد یا میر محمد اسحاق اگر یہ لوگ بدنام ہوں گے تو یاد رکھو ساری جماعت بدنام ہوگی۔ پس تمہاری ترقی میں سب سے بڑی روک تمہارے آپس کے جھگڑے ہیں۔ ان کو دور کرو۔ اگر کسی بھائی میں عیب دیکھتے ہو تو اس کی پردہ پوشی کرو جو شخص اپنے بھائی کے عیب چھپاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کے عیب چھپاتا ہے۔ کیونکہ جو شخص زید کا عیب چھپاتا ہے وہ زید کا عیب نہیں چھپاتا بلکہ...... کا چھپاتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ زید کی حرف گیری کا اثر (-) پر پڑتا ہے۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو اور اس بدی کو مٹاؤ۔ ذاتی عداوت اور بغض کی وجہ سے ملت کو نقصان نہ پہنچاؤ۔ جو شخص ایسا کرتا ہے اس کی خدا کے ہاں کوئی عزت نہیں کیونکہ وہ نفسانیت پر مذہب کو قربان کرتا ہے اور اعلیٰ کو ادنیٰ کے لئے قربانی کرتا ہے۔ لیکن کیا جو شخص بکرے کے لئے انسان کو ذبح کرے اسے انسان سمجھا جاتا ہے۔ جو لوگ ذاتی لڑائیوں سے ملت کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں وہ جب مریں گے اور ضرور مریں گے تو اس وقت پچھتائیں گے کہ انہوں نے ایسا کیوں کیا۔ ان باتوں کو چھوٹا مت سمجھو اور ابدالاباد کی زندگی کے لئے یہاں کی ستر اسّی سالہ عمر کی تکلیف کو کچھ مت خیال کرو۔ کیونکہ وہاں جو تکلیف ہوگی وہ بہت زیادہ ہوگی۔ کیونکہ وہاں کی زندگی روحانی زندگی ہوگی اور روحانی زندگی میں احساس بہت زیادہ بڑھ جاتے ہیں۔ اس لئے تکلیف زیادہ محسوس ہوتی ہے اور میں تو کہتا ہوں اس دنیا میں اگر کوئی ساری عمر بھی صلیب پر لٹکا رہے تو یہ تکلیف کم ہوگی بہ نسبت اس تکلیف کے جو وہاں چند لمحوں میں محسوس ہوگی۔ پس اس رمضان سے فائدہ اٹھاؤ اور ذاتی فوائد کے لئے ملت کو بدنام مت کرو۔ اگر تم ان دنوں میں کوشش کرو گے تو تمہیں ایسے گناہوں سے بچنے کی طاقت حاصل ہو جائے گی۔

(الفضل 25 مئی 1922ء)

(خطبات محمود جلد 7 ص 276)

تری ہستی

تیری ہستی ہی عالم میں ہے پیارے وجہ رعنائی
جبھی ہر دل ہوا جاتا ہے یاں تیرا تمنائی

خرد سے چھٹ ہی کب سکتی تھیں یہ تاریکیاں دل کی
تیرا نورِ وحی اترا تو ہر سُو روشنی چھائی

طیورِ خوشنوا نغمہ سرا ہیں باغباں آیا
صدا ہر سمت سے آئی بہار آئی بہار آئی

نہ کرنا دور اے ساقی کبھی تو اپنی مجلس سے
پلا وہ بادۂ اطہر رہیں تا حشر مینائی

بہت اعجاز دکھلائے دعائے پیرِ کامل نے
مریض نیم جاں نے فیض سے اس کے شفا پائی

بدل کر نفرتوں کو پیار و وحدت سے اخوت سے
مٹایا فرق رنگ و نسل و لسانی، علاقائی

(اے۔ آر۔ بدر)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

خلیفۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمانؓ بن عفان کی دردناک شہادت

خلیفۃ الرسولؐ ذوالنورین امیر المومنین سیدنا عثمانؓ بن عفان کو 17 جون 655ء (18 ذوالحجہ 35ھ) بروز جمعہ عصر کے وقت شورش پسند سبائیوں نے خلافت راشدہ کے تحفظ کی پاداش میں مدینۃ الرسولؐ میں سفاکانہ طور پر شہید کر دیا، شہر پر باغیوں کا قبضہ تھا۔ تین دن تک آپ کی نعش مبارک بے گور و کفن پڑی رہی آخر رات کی تاریکی میں چار افراد نے جان پر کھیل کر خفیہ طور پر آپؓ کا جنازہ اٹھایا۔ سبائی غنڈوں نے آپؓ کو جنت البقیع میں دفن کرنے میں زبردست مزاحمت کی اور بڑی مشکل سے آپؓ کو جنت البقیع سے متصل یہودیوں کے قبرستان ''حش کوکب'' میں سپرد خاک کیا گیا۔

(تاریخ طبری حالات 35ھ جلد 6 صفحہ 3046۔ ناشر مکتبہ خیاط شرع بلسن بیروت لبنان)

حضرت عثمان کے حادثہ شہادت سے صحابہ رسولؐ پر قیامت ٹوٹ گئی۔ حضرت ثمامہ بن عدی نے بے اختیار اشکبار آنکھوں اور لرزتے ہوئے ہونٹوں سے کہا کہ آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانشینی کا خاتمہ ہو گیا اب بادشاہت کا دور شروع ہو گا۔

حضرت حذیفہ بن یمانؓ نے فرمایا: آہ اب اسلام میں وہ رخنہ پڑ گیا جو قیامت تک بند نہ ہو گا ام المومنین حضرت عائشہؓ نے دردمند دل کے ساتھ فرمایا حضرت عثمان مظلوم مارے گئے خدا کی قسم ان کا نامہ اعمال دُھلے کپڑے کی طرح پاک تھا۔ حضرت ابوہریرہؓ کا یہ حال تھا کہ جب اس سانحہ کا ذکر آ جاتا تو زار و قطار روتے تھے۔ (طبقات ابن سعد) **حضرت عثمانؓ کا خون سے رنگین کُرتا اور آپ کی حرم حضرت نائلہ رضی اللہ عنہا کی کٹی انگلیاں شام میں پہنچیں اور مظلوم خلیفہ راشد کا کرتہ مجمع عام میں کھولا گیا تو ملک بھر میں ماتم برپا ہو گیا۔**

شہادت کے دردناک واقعات

سیدنا حضرت مصلح موعود نے 26 فروری 1919ء کو مارٹن ہسٹاریکل سوسائٹی اسلامیہ کالج لاہور کے ایک غیر معمولی جلسہ عام میں جو ہزاروں سامعین پر مشتمل تھا سیدنا حضرت عثمانؓ کے خلاف باغیوں اور مفسدوں کی خونی سازشوں اور شرانگیزیوں پر تفصیلی روشنی ڈالی اور آخر میں بتایا کہ

''ان لوگوں نے یہ دیکھ کر کہ دروازہ کی طرف سے جا کر حضرت عثمانؓ کو قتل کرنا مشکل ہے کیونکہ اس طرف تھوڑے بہت جو لوگ بھی روکنے والے موجود ہیں وہ مرنے مارنے پر تلے ہوئے ہیں۔ یہ فیصلہ کیا کہ کسی ہمسایہ کے گھر کی دیوار پھاند کر حضرت عثمانؓ کو قتل کر دیا جائے۔ چنانچہ اس ارادے سے چند لوگ ایک ہمسایہ کی دیوار پھاند کر آپؓ کے کمرہ میں گھس گئے۔ جب اندر گھسے تو حضرت عثمانؓ قرآن کریم پڑھ رہے تھے اور جب سے کہ محاصرہ ہوا تھا رات اور دن آپ کا یہی شغل تھا کہ نماز پڑھتے یا قرآن کریم کی تلاوت کرتے اور اس کے سوائے اور کسی کام کی طرف توجہ نہ کرتے اور ان دنوں میں صرف آپؓ نے ایک کام کیا اور وہ یہ کہ ان لوگوں کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے آپؓ نے دو آدمیوں کو خزانہ کی حفاظت کے لئے مقرر کیا۔ کیونکہ جیسا کہ ثابت ہے اس دن رات کو رویا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو نظر آئے اور فرمایا کہ **عثمانؓ آج شام کو روزہ ہمارے ساتھ کھولنا۔ اس رویا سے آپؓ کو یقین ہو گیا تھا کہ آج میں شہید ہو جاؤں گا** پس آپؓ نے اپنی ذمہ واری کا خیال کر کے دو آدمیوں کو حکم دیا کہ وہ خزانے کے دروازہ پر کھڑے ہو کر پہرہ دیں تاکہ شور و شر میں کوئی شخص خزانہ کو لوٹنے کی کوشش نہ کرے۔

غرض جب یہ لوگ اندر پہنچے تو حضرت عثمانؓ کو قرآن کریم پڑھتے پایا۔ ان حملہ آوروں میں محمد بن ابی بکر بھی تھے اور بوجہ اپنے اقتدار کے جوان لوگوں پر ان کو حاصل تھا اپنا فرض سمجھتے تھے کہ ہر ایک کام میں آگے ہوں۔ چنانچہ انہوں نے بڑھ کر حضرت عثمان کی داڑھی پکڑ لی اور زور سے جھٹکا دیا۔ حضرت عثمانؓ نے ان کے اس فعل پر صرف اس قدر فرمایا کہ اے میرے بھائی کے بیٹے اگر تیرا باپ (حضرت ابوبکرؓ) اس وقت ہوتا تو کبھی ایسا نہ کرتا۔ تجھے کیا ہوا۔ تو خدا کے لئے مجھ پر ناراض ہے۔ کیا اس کے سوا تجھے مجھ پر کوئی غصہ ہے کہ تجھ سے میں نے خدا کے حقوق ادا کروائے ہیں اس پر محمد بن ابی بکر شرمندہ ہو کر واپس لوٹ گئے۔ لیکن دوسرے شخص وہیں رہے اور چونکہ اس رات بصرہ کے لشکر کی مدینہ میں داخل ہو جانے کی یقینی خبر آ چکی تھی اور یہ موقعہ ان لوگوں کے لئے آخری موقعہ تھا۔ ان لوگوں نے فیصلہ کر لیا کہ بغیر اپنا کام کئے واپس نہ لوٹیں گے **اور ان میں سے ایک شخص آگے بڑھا اور ایک لوہے کی سیخ حضرت عثمانؓ کے سر پر ماری اور پھر حضرت عثمانؓ کے سامنے جو قرآن کریم دھرا ہوا تھا اس کو لات مار کر پھینک دیا۔ قرآن کریم لڑھک کر حضرت عثمانؓ کے پاس آ گیا اور آپؓ کے سر پر سے خون کے قطرات گر کر اس پر آ پڑے قرآن کریم کی بے ادبی تو کسی نے کیا کرنی ہے مگر ان لوگوں کے تقویٰ اور دیانت کا پردہ اس واقعہ سے اچھی طرح فاش ہو گیا۔**

جس آیت پر آپؓ کا خون گرا وہ ایک زبردست پیش گوئی تھی جو اپنے وقت پر جا کر اس شان سے پوری ہوئی کہ سخت دل سے سخت دل آدمی نے اس کے خونی حروف کی جھلک کو دیکھ کر خوف سے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ وہ آیت یہ تھی (.......... البقرہ:138) اللہ تعالیٰ ضرور ان سے تیرا بدلہ لے گا اور وہ بہت سننے والا اور جاننے والا ہے۔

اس کے بعد ایک اور شخص سودان نامی آگے بڑھا اور اس نے تلوار سے آپؓ پر حملہ کرنا چاہا۔ پہلا وار کیا تو آپ نے اپنے ہاتھوں سے اس کو روکا اور آپؓ کا ہاتھ کٹ گیا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی قسم یہ وہ ہاتھ ہے جس نے سب سے پہلے قرآن کریم لکھا تھا۔ اس کے بعد پھر اس نے دوسرا وار کر کے آپ کو قتل کرنا چاہا تو آپ کی بیوی نائلہ وہاں آ گئیں اور اپنے آپؓ کو بیچ میں کھڑا کر دیا مگر اس شقی نے ایک عورت پر وار کرنے سے بھی دریغ نہ کیا اور وار کر دیا جس سے آپؓ کی بیوی کی انگلیاں کٹ گئیں اور وہ علیحدہ ہو گئیں۔ پھر اس نے ایک وار حضرت عثمانؓ پر کیا اور آپؓ کو سخت زخمی کر دیا اور اس کے بعد اس شقی نے یہ خیال کر کے کہ ابھی جان نہیں نکلی شاید بچ جاویں اسی وقت جب کہ زخموں کے صدموں سے آپؓ بے ہوش ہو چکے تھے اور شدت درد سے تڑپ رہے تھے آپؓ کا گلا پکڑ کر گھونٹنا شروع کیا اور اس وقت تک آپؓ کا گلا نہیں چھوڑا جب تک آپؓ کی روح جسم خاکی سے پرواز کر کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو لبیک کہتی ہوئی عالم بالا کو پرواز نہیں کر گئی۔ انا للہ (۔)

پہلے حضرت عثمانؓ کی بیوی اس نظارہ کی ہیبت سے متاثر ہو کر بول نہ سکیں۔ لیکن آخر انہوں نے آواز دی اور وہ لوگ جو دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے اندر کی طرف دوڑے۔ مگر اب مدد فضول تھی جو کچھ ہونا تھا وہ ہو چکا تھا۔ حضرت عثمانؓ کے ایک آزاد کردہ غلام نے سودان کے ہاتھ میں وہ خون آلود تلوار دیکھ کر جس نے حضرت عثمانؓ کو شہید کیا تھا نہ رہا گیا اور اس نے آگے بڑھ کر اس شخص کا تلوار سے سر کاٹ دیا۔ اس پر اس کے ساتھیوں میں سے ایک شخص نے اس کو قتل کر دیا۔ اب اسلامی حکومت کا تخت خلیفہ سے خالی ہو گیا۔ اہل مدینہ نے مزید کوشش فضول سمجھی اور ہر ایک اپنے اپنے گھر جا کر بیٹھ گیا۔ ان لوگوں نے حضرت عثمانؓ کو مار کر گھر پر دست تعدی دراز کرنا شروع کیا۔ حضرت عثمانؓ کی بیوی نے چاہا کہ اس جگہ سے ہٹ جاویں تو ان کے لوٹتے وقت ان میں سے ایک کمبخت نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ دیکھو اس کے سرین کیسے موٹے ہیں۔

بے شک ایک حیادار آدمی کے لئے خواہ وہ کسی مذہب کا پیرو کیوں نہ ہو اس بات کا باور کرنا بھی مشکل ہے کہ ایسے وقت میں جب کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نہایت سابق صحابی آپؐ کے داماد۔ تمام اسلامی ممالک کے بادشاہ اور پھر خلیفہ وقت کو یہ لوگ ابھی ابھی مار کر فارغ ہوئے تھے ایسے گندے خیالات کا ان لوگوں نے اظہار کیا ہو۔ لیکن ان لوگوں کی بے حیائی ایسی بڑھی ہوئی تھی کہ کسی قسم کی بداعمالی بھی ان سے بعید نہ تھی یہ لوگ کسی نیک مدعا کو لے کر کھڑے نہیں ہوئے تھے۔ نہ ان کی جماعت نیک آدمیوں کی جماعت تھی۔ ان میں سے بعض عبداللہ بن سبا یہودی کے فریب خوردہ اور اس کے عجیب و غریب مخالف اسلام تعلیموں کے دلدادہ تھے۔ کچھ حد سے بڑھی ہوئی سوشلزم بلکہ بولشوزم کے فریفتہ تھے کچھ سزا یافتہ مجرم تھے جو اپنا دیرینہ بغض نکالنا چاہتے تھے، کچھ لٹیرے اور ڈاکو تھے جو اس فتنہ میں اپنی ترقیات کی راہ دیکھتے تھے۔ پس ان کی بے حیائی قابل تعجب نہیں۔ بلکہ یہ لوگ اگر ایسی حرکات نہ کرتے تب تعجب کا مقام تھا۔

جب یہ لوگ لوٹ مار کر رہے تھے ایک اور آزاد کردہ غلام سے حضرت عثمانؓ کے گھر والوں کی چیخ و پکار سن کر نہ رہا گیا اور اس نے حملہ کر کے اس شخص کو قتل کر دیا جس نے پہلے غلام کو مارا تھا۔ اس پر ان لوگوں نے اسے بھی قتل کر دیا اور عورتوں کے جسم پر سے بھی زیور اتار لئے اور ہنسی ٹھٹھا کرتے ہوئے گھر سے نکل گئے۔''

(اسلام میں اختلافات کا آغاز'' صفحہ 143 تا 147)
(ناشر مہتمم نشرواشاعت نظارت اصلاح و ارشاد صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

بنا کر دند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کنند ایں عاشقانہ پاک طینت را

صدر جلسہ کے جذبات و تاثرات

صدر جلسہ مورخ اسلام سید عبدالقادر صاحب پروفیسر تاریخ اسلامیہ کالج لاہور نے اس معرکہ آرا لیکچر کی نسبت یکم دسمبر 1920ء کو حسب ذیل الفاظ میں اپنے جذبات و تاثرات سپرد قلم کئے:۔

''فاضل باپ کے فاضل بیٹے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا نام نامی اس بات کی کافی ضمانت ہے کہ تقریر نہایت عالمانہ ہے۔ مجھے بھی اسلامی تاریخ سے کچھ شُد بد ہے اور میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ کیا مسلمان اور کیا غیر مسلمان بہت تھوڑے مورخ ہیں جو حضرت عثمانؓ کے عہد کے اختلافات کی تہ تک پہنچ سکے ہیں اور اس مہلک اور پہلی خانہ جنگی کے فتنہ کی اصلی وجوہات کو سمجھنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ حضرت مرزا صاحب کو نہ صرف خانہ جنگی کے اسباب سمجھنے میں کامیابی ہوئی ہے بلکہ انہوں نے نہایت واضح اور مسلسل پیرایے میں ان واقعات کو بیان فرمایا ہے جن کی وجہ سے ایوان خلافت مدت تک تزلزل میں رہا۔ میرا خیال ہے کہ ایسا مدلل مضمون اسلامی تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے احباب کی نظر سے پہلے کبھی نہیں گزرا ہو گا سچ تو یہ ہے کہ **حضرت عثمانؓ کے عہد کی جس قدر اصلی اسلامی تاریخوں کا مطالعہ کیا جائے گا اسی قدر یہ مضمون سبق آموز اور قابل قدر معلوم ہو گا۔''**

(پیش لفظ)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 20/اگست 2009ء کو قبل از نماز ظہر بیت فضل لندن میں درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم پیر ہارون الرشید صاحب

مکرم پیر ہارون الرشید صاحب آف نیو ہیم 17/اگست 2009ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ حضرت پیر مظہر الحق صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے بیٹے اور حضرت صوفی احمد جان صاحب کی نسل سے تھے۔ پارٹیشن کے بعد پہلے میلسی اور پھر ربوہ میں آباد ہوئے جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کو ٹی آئی کالج ربوہ کا کیشئر مقرر فرمایا اور ریٹائرمنٹ تک آپ بڑی ذمہ داری کے ساتھ یہ فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ آجکل آپ انگلستان میں مقیم تھے۔ مرحوم انتہائی نیک، پرہیزگار، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور ہنس مکھ طبیعت کے مالک تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ موصی تھے۔

نماز جنازہ غائب

مکرمہ غلام بی بی صاحبہ

مکرمہ غلام بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم حکیم عبدالغنی صاحب مرحوم 4/اگست 2009ء کو 92 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ اپنے خاندان میں اکیلی احمدی تھیں۔ احمدیت کیلئے ہر قربانی کیلئے ہمیشہ تیار رہتیں۔ نہایت نیک، بہادر اور نڈر، سادہ مزاج، نمازوں کی پابند، باقاعدگی کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی، چندوں میں باقاعدہ، انتہائی صابر وشاکر اور خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے والی نیک خاتون تھیں۔ اپنی زندگی میں خاوند، دو نوجوان بیٹیوں اور دو بیٹوں اور بہو کی وفات کا صدمہ نہایت صبر سے برداشت کیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

اللہ تعالیٰ ان مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم نسیم احمد ملک صاحب آف شکاگو کو مورخہ 13/اگست 2009ء کو ایک بیٹی عزیزہ عائزہ سبوح ملک کے چار سال بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام نائل احمد ملک تجویز کیا گیا ہے۔ عزیزم نومولود محترم الحاج کریم ظفر ملک صاحب ڈیفنس لاہور کا پہلا پوتا، مکرم عبدالشکور صاحب گلبرگ لاہور کا نواسہ اور حضرت مولانا ظہور حسین صاحب سابق مربی روس و بخارا کی نسل میں سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز نومولود کو نیک، صالح، خادم دین اور خلافت کا فدائی و شیدائی اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

نمایاں کامیابی

مکرم منصور احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ اطلاع دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے خاکسار کے بڑے بھائی مکرم اظہر احمد صاحب اور ان کے بیٹے مکرم عطاء النصیر صاحب اوسلو ناروے جولائی 2009ء میں سلواکیہ Comenius University in Bratislava سے جنرل میڈیسن کی تعلیم مکمل کرتے ہوئے MD کی ڈگری کے مستحق قرار پائے ہیں۔ ڈگری اور اسناد کی تقسیم کے سلسلے میں سلواکیہ کے دارالحکومت براتی سلاوا میں مورخہ 4 جولائی 2009ء کو Graduation Ceremony کا انعقاد ہوا۔ اس موقع پر دونوں باپ اور بیٹے کی MD کی ڈگری سے نوازا گیا۔

اسی طرح ان کے دوسرے بیٹے مکرم عثمان احمد صاحب نے ماسٹر آف سائنس ان انفارمیشن اینڈ کمیونیکیشن انجینئرنگ ٹیکنالوجیز کی پانچ سالہ ماسٹر پروگرام ڈگری Lunds Universitet آف سویڈن سے 11 مارچ 2009ء کو حاصل کی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان سب کیلئے مبارک فرمائے اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

تقریب رخصتانہ

مکرم انور ندیم علوی صاحب ایڈووکیٹ دارالنصر غربی ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ ڈاکٹر ربقہ انور علی صاحبہ کی شادی مورخہ 9/اگست 2009ء کو مکرم کیپٹن چودھری ہارون احمد صاحب ابن مکرم چودھری مبشر احمد صاحب وینس آف گجرات کے ساتھ الرفیع بینکوئیٹ ہال میں انجام پائی۔

تقریب رخصتانہ کے موقع پر مکرم چودھری بشارت احمد صاحب چیمہ (ایم۔اے) نے رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا کرائی۔ قبل ازیں اس نکاح کا اعلان 15/فروری 2009ء کو محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے بیت اقبال دارالنصر غربی میں ایک لاکھ پچاس ہزار روپے حق مہر پر کیا تھا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کیلئے بابرکت فرمائے۔ آمین

بازیافتہ نقدی

ایک دوست نے کچھ بازیافتہ نقدی دفتر صدر عمومی میں جمع کروائی ہے جو انہیں طاہر ہومیو کلینک سے ملی ہے۔ جس کسی کی ہو نشانی بتا کر دفتر ہذا سے حاصل کر لیں۔

(سیکرٹری جنرل لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

خبریں

مشرف کا ٹرائل، طریقہ کار پر اختلاف

وزیراعظم گیلانی نے کہا ہے کہ پرویز مشرف کے خلاف آرٹیکل 6 کے تحت مقدمہ چلانے کے حوالے سے کوئی فیصلہ یا رائے قائم نہیں ہوئی۔ اس سلسلے میں پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) کے جذبات ایک جیسے ہیں تاہم دونوں کے طریقہ کار میں اختلاف ہے۔ نواز شریف مجھ سے مایوس ہو ہی نہیں سکتے، جمہوریت میں کوئی مائنس ون فارمولا ہے اور نہ ہی کسی مائنس ون فارمولے سے کوئی خطرہ ہے۔

پشاور، خودکش بم دھماکہ' 2 خواتین جاں بحق

پشاور کے علاقے مومن ٹاؤن میں خودکش دھماکے کے نتیجے میں 2 خواتین جاں بحق اور 11 افراد زخمی ہو گئے ایک پولیس اہلکار نے بتایا کہ خودکش حملہ آور خیبر ایجنسی میں لشکر اسلام کے ترجمان کے جنازے کو نشانہ بنانا چاہتا تھا۔ تاہم کارکنوں کو حملہ آور کی آمد کی اطلاع مل گئی اور انہوں نے اس کا پیچھا کیا تو حملہ آور نے مومن ٹاؤن کے ایک گھر میں گھسنے کی کوشش کی اور اسی دوران اس کے جسم پر بندھا ہوا دھماکہ خیز مواد پھٹ گیا۔ زخمیوں میں تین خواتین اور آٹھ بچے شامل ہیں 4/افراد کی حالت تشویشناک ہے۔

گورنر وزیراعلیٰ کے مشورے کا پابند ہے

وزیراعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے لاہور ہائی کورٹ میں ججوں کی تعیناتی کے حوالے سے کہا ہے کہ آئین کے تحت مشاورتی کردار ادا کرتے ہوئے گورنر اپنے طور پر کوئی فیصلہ کرنے کا مجاز نہیں بلکہ وزیراعلیٰ کے مشورے پر عمل کا پابند ہوتا ہے۔ خود کو ججوں کی تعیناتی کے اختیارات کا مالک سمجھتا ہوں نہ میرے دل میں ایسی کوئی خواہش ہے تاہم 9 کروڑ پاکستانی عوام کے نمائندے کے طور پر میری خواہش ہے کہ پاکستانی قوم کو چاہئے کہ وہ ایسے ادارے تعمیر کرے جو اقرباء پروری دوست نوازی اور کرپشن کی تمام صورتوں کے خلاف آہنی دیوار بن سکیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ایوان وزیراعلیٰ سے جاری بیان میں کیا۔

طالبان نے بیت اللہ محسود کے سسر کو بیٹے بھائی اور بھانجے سمیت قتل کر دیا

وزیرداخلہ رحمٰن ملک نے کہا ہے کہ طالبان نے اپنے سابق امیر جماعت بیت اللہ محسود کی ہلاکت میں ملوث ہونے کے شبہ میں ان کے سسر اکرام الدین کو ان کے بیٹے ضیاء الدین بھائی سعید اللہ اور بھانجے اقبال محسود سمیت قتل کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان معلومات کا ذریعہ وہی ذرائع ہیں جنہوں نے بیت اللہ محسود کی ہلاکت کی تصدیق کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ طالبان کے خلاف آپریشن رمضان میں بھی جاری رہے گا۔

یوٹیلیٹی سٹورز کیلئے چینی کا کوٹہ ایک لاکھ ٹن تک بڑھا دیا گیا

یوٹیلیٹی سٹورز کارپوریشن آف پاکستان کے ترجمان واجد خان سواتی نے صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے بتایا کہ حکومت نے رمضان المبارک کے دوران چینی کی ممکنہ قلت کے پیش نظر یوٹیلیٹی سٹورز کیلئے ماہانہ کوٹہ ایک لاکھ ٹن تک بڑھا دیا ہے اور اس میں مزید 50 ہزار ٹن اضافہ پر غور کیا جا رہا ہے۔ ملک بھر میں قائم 5700 یوٹیلیٹی سٹورز پر 38 روپے فی کلوگرام کے حساب سے وافر مقدار میں چینی دستیاب ہے۔ رمضان پیکیج پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کیلئے اور اشیاء کے معیار اور سٹاک کا جائزہ لینے کیلئے مانیٹرنگ ٹیمیں تشکیل دیدی گئی ہیں۔

بھارت میں سوائن فلو سے مرنے والوں کی تعداد 51 ہوگئی

بھارت میں سوائن فلو وائرس سے مزید 3/افراد کی ہلاکت کے بعد ہلاک ہونے والوں کی کل تعداد 51 ہوگئی۔ کیرالہ اور تامل ناڈو میں سوائن فلو کے پھیلاؤ کو روکنے کیلئے تمام تعلیمی ادارے اور سینما ہال بند کر دیئے گئے ہیں جبکہ بھارت کے تمام داخلی راستوں سے آنے والے افراد کی سکریننگ بھی کی جا رہی ہے۔

کراچی اور سنگاپور کے K-21 اور K-22 کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 052-4594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

آزمائشی گیس کورس فری
یہ سہولت محدود مدت کیلئے ہے
گیس، معدے کے السر، جلن، تیزابیت کے لئے، ہمارا مفید و بے ضرر آزمائشی کورس فری حاصل کریں فائدہ ہو تو مکمل علاج کریں۔ ہمارے چند خصوصی معالجات جوڑوں کا درد، الرجک دمہ، ہائی بلڈ پریشر خصوصی کمزوری، بے اولادی (بوجہ سیمن پرابلم) بیٹیاں مگر بیٹے کی خواہش ہماری ویب سائٹ سے مفید طبی معلومات ومفت طبی مشورہ جات حاصل کریں آپ ہمیں کال کریں ہم آپ کو ادویات میل کر دیں گے۔ بیرون پاکستان کے مریض ہمارے ٹورانٹو (کینیڈا) کے کلینک سے رجوع کریں۔
فون نمبر: 001-416-832-7056
ڈاکٹر نذیر احمد مظہر (کینیڈین کوالیفائیڈ ڈاکٹر آف نیچرل میڈیسن)
مظہر فارما و ہسپتال احمد نگر ربوہ
فون: 047-6211544, 0334-6372686
ویب سائٹ: www.drmazhar.com
ای میل: drmazharca@yahoo.com

فری مٹاپا کیمپ

فضل عمر ہسپتال میں فری مٹاپا کیمپ مورخہ 25/ اگست 2009ء کو بوقت 10:30 بجے تا 1:00 بجے دوپہر آؤٹ ڈور گراؤنڈ میں لگایا جا رہا ہے۔ اس کیمپ میں جدید مشینوں کے ذریعہ ماہر ڈاکٹرز کی زیرنگرانی جسم میں چربی اور پٹھوں کی مقدار جانچنے / دوا اور خوراک تجویز کرنے میں مدد مل سکے گی۔ احباب و خواتین اس کیمپ سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ سے رجوع فرمائیں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

مکرم ناصر احمد صاحب سابق کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں کہ محترم ماسٹر بشارت احمد صاحب عرصہ 4 ماہ سے پیٹ میں مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ وعاجلہ والی لمبی عمر فرمائے۔ آمین

ربوہ میں سحر و افطار 25۔ اگست

انتہائے سحر	5:13
طلوع آفتاب	6:37
زوال آفتاب	1:10
وقت افطار	7:44

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 049-4423173 -047-6214510

امپورٹڈ میٹیریل سے تیار اعلیٰ کوالٹی کے ریڈیٹر ہاوز پائپ بنانے والے علاوہ ازیں ہیٹر پائپ بھی دستیاب ہیں۔
SRP
سینگی ربڑ پارٹس
مین جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن لاہور
طالب دعا۔ میاں عباس علی
میاں ریاض احمد: 0300-9401543
میاں عدنان عباس 0300-9401542
042-6170513,042-7963207,7963531

منفرد پیشکش
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت
+92-42-5118381
8462244
0333-4216664
طالب دعا: منور احمد جاوید
منور اینڈ سنز
سپلٹ اے سی کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔
نیز UPS اور بھاری گیج کے گیزر دستیاب ھیں
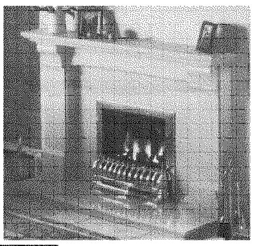
فائر پلیس
ایل جی، ڈاؤلینس، ویوز، ہائیر، پیل، سونی، سام سنگ، سپر جنرل، اورینٹ، مٹسوبشی، سپر ایشیا
ہیڈ آفس: 9-CI-BII کالج روڈ ٹاؤن شپ نزد لجنہ چوک لاہور پاکستان

خوشخبری
مکمل ڈش مع ریسیور -/4000 روپے میں لگوائیں
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، مائیکرو ویو اون، کوکنگ رینج، ٹیلیویژن، ایئر کولر اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
سپلٹ A/C کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے نیز یو پی ایس UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں
FAKHAR ELECTRONICS
فخر الیکٹرونکس
PH:042-7223347,7239347,7354873
Mob:0300-4292348,0300-9403614
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434,Fax:6213966

Mob: 0300-9491442
Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
دلہن جیولرز
طالب دعا: نذیر احمد، حفیظ احمد
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk,
Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

FIRST FLIGHT EXPRESS
World Wide Courier Service
Through D.H.L Facility
احمدی احباب کے لئے خوشخبری
دنیا بھر میں آپ کے ڈاکومنٹس اور پارسل گارمنٹس کی ترسیل کا آسان ذریعہ امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، UK، سوئٹزرلینڈ نہایت ہی کم ریٹ پر
Umer Ahmed. Tayyab Ahmed
For free pickup just call
900-D Block near Al Riaz Nussrey
Faisal Town Main peco Road Mochi
Pura chock Lahore
042-7038097,042-5167717
Cell: 0304-4205332, 0300-4341851
Please visit site:www.firstflightexpress.com

MBBS & Engineering in China & Kyrgyzstan
"Southeast University" - (SEU)
"Osh State University"
SEU is one of the Top 25 Universities approved by W.H.O & The Ministry of Education of China.
➔ Ahmadi Students already studying.
Result awaiting students encouraged to apply as seats are limited)
➔ English medium of instruction.
➔ Very appropriate tuition fee.
➔ Excellent environment for female students with separate hostel.
Education Concern®
67-C Faisal Town, Lahore
042-5177124 / 5162310
0302-8411770
EC
www.educationconcern.com

FD-10

ووڈ فلورنگ اور ماربل گرینائیٹ کی ہول سیل کی تمام ورائٹی بمعہ ٹرانسپوٹیشن موجود ہے
چوہدری ٹریڈرز
ماربلز اینڈ گرینائیٹ
فیکٹری: C-108 نواب ٹاؤن مین رائیونڈ روڈ لاہور
سب آفس: C-53 بینک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور
PH:042-5315508-07,0321-4880141
0300-9453064
طالب دعا: عبدالحمید چوہدری، مرزا نسیم بیگ

ربوہ آئی کلینک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6214414
047-6211707-0301-7972878

اسٹیٹ ہاؤس لاہور
لاہور۔ ربوہ۔ کراچی میں پراپرٹی کی خرید و فروخت کیلئے
رابطہ ربوہ: 03336713217
لاہور: 03334615339
کراچی: 0332113809

لوڈشیڈنگ سے فوری نجات
لائیٹ اور پنکھوں کے علاوہ ٹی وی کمپیوٹرز، سیکیورٹی کیمرہ اور پرنٹر کو آن رکھنے کیلئے ہمیشہ معیاری پائیدار دیرپا گارنٹی والا مکمل کاپر وائنڈنگ اور امپورٹڈ کور سے تیار کردہ (ٹرانسفارمر) 500W U.P.S سے لے کر 5000W تک استعمال کیجئے نیز ائیر کنڈیشنر، ریفریجریٹر کے سٹیبلائزر اور بیٹری چارجر بھی تیار کئے جاتے ہیں۔

ری پبلک کولنگ
دھوبی گھاٹ مین بازار فیصل آباد
فون: 041-2635374
موبائل: 0300-6652912

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجیں
Email:citipolypack@hotmail.com